

سوال

ایک عورت کا اسقاط حمل ہوا تو کیا اسے کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے یا وہ کچھ دیر انتظار کرے گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نفاس والی عورتوں کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ، اور نہ ہی اس کا روزہ صحیح ہے بلکہ اس پر نفاس کی وجہ سے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء ہوگی ۔

نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو ولادت کے سبب سے خارج ہوتا ہے ۔

جب اسقاط حمل کروایا جائے تو اسے نفاس شمار نہیں کیا جائے گا لیکن جب ایسا حمل ساقط کروایا جائے جس میں بچہ کی تخلیق مکمل ہو چکی ہو اور وہ واضح شکل اختیار کر چکا ہو ۔

اور تخلیق کا عمل اسی (80) یوم سے قبل شروع نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں ہر ایک کی تخلیق اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک جمع ہوتی ہے پھر اتنی ہی مدت میں خون کو لوتھڑا بنتا ہے ، اور پھر اتنی ہی مدت بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے ، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چار کلمات کے ساتھ بھیجتے ہیں ، اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے اعمال ، اور اس کا رزق ، اور اس کی عمر ، اور وہ شقی ہوگا یا نیک بخت ، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) ۔

تو اس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ حمل میں انسان کئی ایک مراحل سے گزرتا ہے :

چالیس دن تک تو نطفہ رہتا ہے ، پھر چالیس دنوں تک جما ہوا خون کا لوتھڑا ، اور پھر چالیس دن میں گوشت کا ٹکڑا ، اور پھر ایک سو بیس یعنی چار ماہ کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ۔

اور تخلیق مضغۃ یعنی گوشت کے ٹکڑے کے مرحلے میں شروع ہوتی ہے اس سے پہلے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اے لوگو! اگر تمہیں مرنے کے دوبارہ اٹھنے میں کوئی شک و شبہ ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے ، پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو تخلیق شدہ تھا اور تخلیق شدہ نہیں تھا سے ، ہم تم پر یہ ظاہر کر دیتے ہیں الحج (5) -

تو اللہ تعالیٰ نے مضغہ کا وصف مخلقة اور غیر مخلقة ذکر کیا ہے ، کہ مخلقہ سے وہ بچہ مراد ہے جس پیدائش واضح اور شکل و صورت نمایاں ہو جائے ، ایسے بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے -

اور غیر مخلقة سے وہ بچہ مراد ہے جس کی شکل و صورت واضح نہ ہو اور اس میں روح نہ پھونکی جائے بلکہ قبل از وقت ہی ساقط ہو جائے -

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے :

وہ عورت جس کا اسقاط کروایا گیا ہے اگر تو اسقاط حمل اسی (80) یوم سے قبل تھا تو اس سے آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا ، بلکہ وہ استحاضہ کا خون شمار کیا جائے گا جس کی وجہ سے نماز روزہ منع نہیں بلکہ اسے ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرنی ہوگی -

اور اگر اسقاط روح پھونکے اور حرکت کے بعد کروایا گیا ہے یعنی چار ماہ کے بعد تو اس سے آنے والا خون نفاس شمار ہوگا -

اور اگر اسقاط اسی (80) یوم کے بعد اور چار ماہ سے قبل کروایا گیا تو پھر ساقط ہونے والے بچے کو دیکھا جائے گا کہ اگر تو اس کی تخلیق مکمل یعنی سر ہاتھ پاؤں بن چکے تھے تو پھر اس سے آنے والا خون نفاس کا خون ہے ، اور اگر تخلیق مکمل نہیں ہوئی تو پھر استحاضہ ہوگا -

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب : " الدماء الطبیعیۃ للنساء " میں کچھ اس طرح کہا ہے :

اور نفاس اس وقت ثابت ہوگا جب انسان کی تخلیق واضح ہو چکی ہو ، لہذا اگر چھوٹے کو ہی ساقط کر دے جس میں انسان کی تخلیق واضح نہ ہوئی ہو تو یہ نفاس کا خون نہیں ، بلکہ وہ رگ کا خون ہوگا جس کا حکم بھی استحاضہ کا حکم ہے -

اور انسان کی تخلیق واضح ہونے کی کم از کم مدت ابتداء حمل سے اسی (80) یوم ہیں ، اور غالباً نوے (90) یوم - اھ دیکھیں کتاب : الدماء الطبیعیۃ للنساء صفحہ (40) -

نفاس والی عورت پاک ہونے تک نماز اور روزہ ترک کرے گی اور جیسے ہی خون سے پاک ہو غسل کر کے نماز ادا

کرے گی اورچھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء بھی -

اوراگر اسے نفاس کا خون چالیس یوم سے زیادہ آئے اورزیادہ آنے والے خون اگر اس کی ماہواری کی عادت کے موافق ہو تو اس حائضہ شمار کیا جائے گا ، لیکن اگر ماہواری کے موافق نہ ہو تو اس زائد خون کو استحاضہ شمار کرتے ہوئے غسل کرکے نماز ادا کرے گی اورجو روزے چھوڑے تھے ان کی قضاء بھی کرنا واجب ہے ، اورجو کچھ پاک صاف عورتیں کرتی ہیں وہ بھی وہی کام کرے گی -

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (37662) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں -

واللہ اعلم .